صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 06 مارچ 2012ء بمطابق 12 ربیع الثانی 1433ہجری بعداز دوپہر پانچ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمَانِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخۡرَجَ بِهِۦ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡفُلۡكَ لِتَجۡرِىَ فِى الۡبَحۡرِ بِأَمۡرِهِۦ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡأَنۡهَارَ0 وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ دَآئِبَيۡنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ0 وَءَاتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلۡتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّواْ نِعۡمَتَ اللهِ لَا تُحۡصُوهَآ ۗ إِنَّ الۡإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ۔ صَدَقَ اللهُ ۗ الۡعَظِيمِ۔

ترجمہ: خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بےانصاف اور ناشکرا ہے۔ و آخِرُ الدَّعوٰانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں سید محمد علی شاہ 06-03-2012، پرنس جاوید 06-03-2012، تاج محمد خان ترند صاحب 06-03-2012، وجیہہ الزمان خان 06-03-2012، حاجی قلندر خان لودھی صاحب 06-03-2012، ثناء اللہ میاں خیل صاحب 06-03-2012، کشور کمار 06-03-2012، جاوید خان عباسی صاحب 06-03-2012، سردار اورنگزیب نلوٹھا 06-03-2012 اور سید مرید کاظم شاہ صاحب 06-03-2012۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پاکستان میں جمہوریت پروان چڑھ رہی ہے اور عوام کی منتخب حکومت، بلکہ حکومتیں مارچ میں اپنے چار سال مکمل کرنے جارہی ہیں اور امید ہے کہ مقررہ پانچ سال مکمل ہونے کے بعد جب ہم اور آپ سب عوامی نمائندگان عوام سے اپنی کارکردگی کا سرٹیفیکیٹ لینے جائیں گے تو کم از کم ہم انکو اپنی کارکردگی بتانے کے اہل ہونگے۔ اسی حوالے سے عوام کو اپنی کارکردگی وقتاً فوقتاً بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ بحیثیت عوامی نمائندگان ہر ممبر اپنے علاقے میں ہر طرح کے مسائل سے آگاہ ہوتا ہے۔

(بیرسٹر ارشد عبداللہ، وزیر قانون کسی دوسرے رکن اسمبلی سے محو گفتگو ہیں)

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب! یہ بہت ضروری باتیں میں کر رہا ہوں، اگر آپ اپنی اسمبلی ذرا بند کر دیں تو میں آگے بڑھوں گا۔ بحیثیت عوامی نمائندگان، دوبارہ Repeat کرونگا آپ کیلئے، ہر ممبر اپنے علاقے میں ہر طرح کے مسائل سے آگاہ ہوتا ہے اور انکی مشکلات دور کرنے کیلئے حتی الوسع کوشش کرتا رہتا ہے جو اسکے فرائض میں شامل ہے لیکن کچھ امور ایسے بھی ہوتے ہیں جن سے حلقے کے عوام کا بالواسطہ تعلق نہیں ہوتا لیکن بلاواسطہ ایسے امور انکی زندگیوں پر اثرانداز ہوتے رہتے ہیں جو انکی خوشحالی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ امور ہیں جو عوامی نمائندگان کی حیثیت سے آپ اس معزز ایوان میں پیش کرتے ہیں یا حکومت کی طرف سے کئے جانے والے اقدامات پر قانون سازی کی جاتی ہے جو یقیناً عام آدمی

پر دوررس نتائج کا سبب ہوتی ہے لیکن بظاہر عام آدمی اس سے بے خبر ہوتا ہے، لہذا ایسے امور کا عوام کے علم میں لانا نہایت ضروری ہے تاکہ انکو معلوم ہو سکے کہ اس معزز ایوان نے ان کی مشکلات کے حل کیلئے کیا کردار ادا کیا ہے؟ موجودہ اسمبلی کو اپنے اوائل دو سالوں میں جن حالات کا سامنا کرنا پڑا، وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے اور دہشت گردی سے نمٹنے اور امن وامان کی بحالی کیلئے حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں اور حکومتی رٹ قائم کی، وہ یقیناً اُس حکومت کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے (تالیاں) جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے، کم ہے۔ صوبائی اسمبلی نے گزشتہ چار سالوں میں Seventy، 'ستر' بلز جن میں مختلف یونیورسٹیوں کے قیام اور خصوصاً خیبر میڈیکل یونیورسٹی، اسلامیہ کالج یونیورسٹی، عبدالولی خان یونیورسٹی اور پرائیویٹ سیکٹر میں اباسین یونیورسٹی اور اقراء نیشنل یونیورسٹی شامل ہیں، پاس کئے۔ اس کے علاوہ چائلڈ پروٹیکشن، خواتین کے رتبے کے تحفظ سے متعلق کمیشن کے قیام، صوبائی محتسب کے قیام، انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے قیام، جوڈیشل اکیڈمی کے قیام، غلطیوں سے پاک قرآن مجید کی اشاعت اور مقامی زبانوں کی ترویج کے بلز شامل ہیں جبکہ پرائیویٹ ممبر بلز جو کہ خواتین کے تحفظ ملکیت کے بارے میں تھا، اسکے علاوہ ہے جسے اس اسمبلی نے پاس کیا۔ اس اسمبلی کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ حکومت کی توجہ ایڈہاک ملازمین کو مستقل کرنے اور اساتذہ اور ڈاکٹروں کی پوسٹنگ، ٹرانسفر سے متعلق جو ایک خصوصی بل بھی آپ نے منظور کیا، میرے خیال میں اس اسمبلی کا اس صوبے کے عوام کیلئے ایک بہت ہی عظیم، بہت بڑا تحفہ ہے۔ (تالیاں) معزز اراکین اسمبلی! اس موقع پر خواتین ممبران اسمبلی کا بھی بے حد مشکور ہوں، جنہوں نے نہ صرف سوالات، قرارداد وغیرہ میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا بلکہ قانون سازی میں بھی مؤثر انداز سے اپنا کردار ادا کیا، وہ بھی قابل تحسین ہے بلکہ دوسروں کیلئے قابل تقلید بھی ہے، جس میں خواتین کے تحفظ ملکیت کا بل قابل ذکر ہے جو ایک خاتون رکن کی کاوشوں کا نتیجہ ہے، میں خصوصی طور پر انکو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ (تالیاں) آپ کی عوامی سوچ اس بات کی عکاسی کرتی ہے اور عوامی مشکلات کے حل کیلئے آپ کی طرف سے جمع کردہ سوالات، توجہ دلاؤ نوٹسز، تحاریک التواء سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے ان کے حل کیلئے جو کاوشیں کی ہیں اور مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ اس معزز ایوان کے ممبران نے گزشتہ چار سالوں میں 2982 سوالات جمع کروائے جن میں سے 1955 ایوان میں زیر بحث لائے گئے جس میں سر فہرست، سب سے زیادہ سوالات مفتی کفایت اللہ صاحب کے 566، (تالیاں) محترمہ نور سحر 265 سوالات (تالیاں) اور مفتی سید جانان

صاحب تیسرے نمبر پر رہے جنہوں نے 264 سوالات پوچھے۔ (تالیاں) 1684 توجہ دلاؤ نوٹسز بھی جمع کرائے گئے جن میں 201 ایوان میں زیر بحث لائے گئے جبکہ 303 تحاریک التواء آپ ممبران صاحبان کی طرف سے جمع کیں گئیں اور 75 پر ایوان نے سیر حاصل بحث کی۔ 673 قرار دادیں اسمبلی میں جمع کرائی گئیں جن میں سے 282 قرار دادوں کی ایوان نے منظوری دی۔ قائمہ کمیٹیاں جو کہ اسمبلی کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہیں، نے کل 512 اجلاس منعقد کئے اور کئی بہت ہی ضروری، اہم امور کو نمٹایا گیا۔ یقیناً اس تمام کارروائی میں جہاں حکومت کی طرف سے تعاون حاصل رہا، وہاں اپوزیشن کا کردار بھی بڑا واضح اور بہت ہی خوش آئند رہا۔ (تالیاں) اسمبلی کارروائی میں جہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کی شب و روز محنت شامل ہے وہاں جمہوری اقدار کی ترویج میں میڈیا کے دوستوں اور تمام ذمہ داروں نے بھی اپنا حصہ ادا کیا۔ میڈیا نے بخوبی اپنا کردار ادا کیا جن کا میں اس کردار پر انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (تالیاں) میں اس موقع پر سیکیورٹی پر معمور اہلکاروں اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کا بھی ضرور شکریہ ادا کرونگا جنہوں نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود، سخت ترین موسموں میں اور طویل اجلاسوں میں اپنا مؤثر کردار ادا کیا جس کیلئے میں انکا ذاتی طور پر تہہ دل سے مشکور ہوں۔ شکریہ جی۔ (تالیاں) تھینک یو جی۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب! آپ کا شکر گزار ہوں۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بات بتائی اور کہا، میں ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں کہ ہمارے تمام ممبران اسمبلی نے، اپنے علاقے کے جو مسائل تھے، یہاں پہ لائے اور حکومت کی طرف سے ہم نے پوری کوشش کی کہ انکو عملی جامہ پہنایا جائے اور انکے پرابلمز جو ہیں، وہ حل کئے جائیں۔ سپیکر صاحب، میں کفایت اللہ مفتی صاحب کا، نور سحر کا، مفتی جانان کا بھی شکر گزار ہوں۔ یہ سوال جو ہوتے ہیں، یہ ایڈ جرنمنٹ موشنز یا کال اٹینشن نوٹسز اپنے علاقے کے عوام کی بات حکومت تک پہنچانا ہوتی ہے اور خدا کے فضل سے حکومت نے تمام جو باتیں تھیں، پوری کوشش کی کہ اس پر عمل درآمد کیا جائے۔ سپیکر صاحب، جیسے آپ نے فرمایا کہ ہمارے حالات اتنے خراب تھے، ہماری Law and Order situation اتنی خراب تھی، ہماری دہشت گردی کے حالات ایسے، جو ابھی تک بھی ہم ان سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکے مگر ایک بات میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا

ہوں کہ اللہ کے فضل سے جہاں پہ دہشت گردوں کا گڑھ تھا، آج اللہ کے فضل سے نائیجرین سفیر جاکر وہاں سکیم کر رہی ہیں اور وہاں سارے پاکستان کے لوگ آکر، وہاں سکیم کر رہے ہیں اور لوگ اپنے Enjoy کر رہے ہیں وہاں پہ موسم کو، (تالیاں) یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اس حکومت کا، اور میں یہ بھی کہوں سپیکر صاحب، کہ ہمارے جتنے بھی اپوزیشن کے دوست ہیں، ہمارے میڈیا کے دوست، سب نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا۔ اللہ کا شکر ہے، یہ میں فلور آف دی ہاؤس سے ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے یہ واحد جمہوری حکومت ہے جس میں صدر پاکستان بھی جمہوری طریقے سے Elect ہوئے ہیں، جس میں پرائم منسٹر بھی پارلیمنٹ سے Unanimously Elect ہوئے ہیں اور اس حکومت کے زیر سایہ ہم نے آج چار سال، اس حکومت نے پورے کئے اور اسمبلی نے پورے کئے۔ پہلے لوگوں نے پانچ سال بھی کئے ہونگے مگر ایک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور ایک اسکی فوجی وردی کے تحت جو صدر تھا، اس کے تحت انہوں نے پورے کئے ہیں۔ آج ہم فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے، ایک جمہوری حکومت نے مرکز میں اور صوبے میں اپنے چار سال پورے کئے ہیں۔ سپیکر صاحب، آپ نے قراردوں کے سلسلے میں سارے لوگوں کے نام لیے، بڑی صحیح بات ہے، ہم سب کے شکر گزار ہیں، ہم اپنے ممبروں کے، اسمبلی کے ہمارے بھائی ہیں، جنھوں نے دن رات ہمارے ساتھ محنت کی ہے، آپ نے جو بات کی ہے پولیس کی اور ان ایجنسیوں کی جو لاء اینڈ آرڈر کی ایجنسیز ہیں اور میں خاصکر پشاور کے عوام کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں جن لوگوں کو یہاں ہماری اسمبلی کی وجہ سے گھنٹوں گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے، جو ٹریفک کے حالات بنتے ہیں، میں ان کا بھی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ کوآپریشن کیا اور خدا کے فضل سے کوئی ایسا واقع پیش نہیں آیا جس میں گورنمنٹ کیلئے کوئی Problem create ہو۔ سپیکر صاحب، میں ساتھ یہ بھی کہونگا کہ بہت قراردادیں بھی پاس ہوئیں مگر خدا کے فضل سے ایک اہم قرارداد ہم نے پاس کی جو کہ پاکستان کی تاریخ میں ایک اہم قرارداد تھی جس کی ہم نے ہاؤس سے ریکویسٹ کی تھی، میں ہاؤس کا شکر گزار ہوں کہ میں نے جب پیش کی تو سارے ہاؤس نے اس کو Unanimously پاس کیا تھا، وہ ہمارے پشاور ائیرپورٹ کا نام جس کیلئے میں نے باچا خان انٹرنیشنل ائیرپورٹ کی درخواست کی تھی یہاں پہ، تو وہ ایک اہم قرارداد میرے بھائیوں نے متفقہ طور پر پاس کی تھی اور آج اللہ کا شکر ہے اور مجھے فخر ہے اپنی مرکزی حکومت پر اور مرکزی قیادت پر کہ آج باچا خان کے نام پر انٹرنیشنل ائیرپورٹ، ہمارے پشاور ائیرپورٹ کا نام باچا خان انٹرنیشنل ائیرپورٹ رکھ دیا گیا۔ (تالیاں) سپیکر صاحب! یہ خدا کے فضل سے اسی

وجہ سے ہوا ہے کہ ہم اسمبلی کو جرگے کی حیثیت سے چلانا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی ہیں اپوزیشن میں، آج ہم ادھر ہیں، کل ہم ادھر ہونگے اور یہ ادھر نہیں ہونگے ان شاء اللہ مگر ہم ہی ہونگے ادھر مگر پھر بھی حالات کا پتہ نہیں چلتا (قہقہے/تالیاں) تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں سپیکر صاحب، کہ جیسے ہم نے جدوجہد کی، جیسے ہم نے Terrorism کا مقابلہ کیا، جیسے ہم نے اس کے باوجود ایک بہت بڑے سیلاب کا مقابلہ کیا، جو پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے نہیں تھا اور اس کے باوجود ہم نے جیسا کہ آپ نے فرمایا، ہم نے پانچ یونیورسٹیاں قائم کیں۔ ہم نے ولی خان کے نام پہ یونیورسٹی کے نو کیمپس چترال تک ہم نے کھول دیئے اور ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کرک میں بھی ایک یونیورسٹی اور کیمپس خواہ مخواہ کھولیں۔ سپیکر صاحب، میں اس ہاؤس کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم بہت جلد کرک میں ایک ریفائنری، جو ہمارا تیل نکل رہا ہے اور جو گیس ہے، اس کی ایک ریفائنری بھی میں نے مرکز سے بات کی ہے، ان شاء اللہ وہ بھی ہم جلد سے جلد اس کا افتتاح کرینگے۔ (تالیاں)

سپیکر صاحب، ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم اپنے صوبے کیلئے این ایف سی ایوارڈ لے کر آئے ہیں۔ سپیکر صاحب، یہ بھی ایک بہت بڑا ہماری صوبائی اسمبلی کا کارنامہ ہے۔ سپیکر صاحب، پہلے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو اختیار دے دیا گیا تھا کہ وہ این ایف سی ایوارڈ، نیشنل فنانس کمیشن کا فیصلہ کرے، جو ایک مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر تھا۔ ہمارے اس وقت کے پولیٹیکل لوگ اتحاد نہیں کر سکے، اکٹھے نہیں بیٹھ سکے ایک ٹیبل پہ، یہ اس حکومت کا کارنامہ ہے اور اس اسمبلی کا کارنامہ ہے خدا کے فضل سے کہ ہم اور انہوں نے بیٹھ کر، انہوں نے 43% صوبوں کو دیا تھا اور 57% مرکز نے رکھا تھا، اس حکومت نے اور اس اسمبلی نے خدا کے فضل سے، اسمبلی کی اس لئے بات کرتا ہوں کہ ہم سب اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے کام کرتے ہیں، تو وہاں پہ اللہ کے فضل سے ہم نے نیشنل فنانس کمیشن کا جو ایوارڈ تھا، 57% مرکز سے صوبے نے لیا اور vice versa ہم نے کیا، 43% ہم نے مرکز کو دیا۔ آج اللہ کا شکر ہے اربوں روپے ہم کو اس سے زیادہ آمدن آ رہی ہے۔ سپیکر صاحب، اسی حکومت نے اور اسی اسمبلی کی وجہ سے اللہ کے فضل سے پہلے ہم کو چالیس کروڑ، اسی کروڑ روپے آتے تھے، آج ہمیں تیل اور گیس کی مد میں سولہ ارب روپے خدا کے فضل سے انشاء اللہ اس سال مل رہے ہیں۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، اس اسمبلی کی وجہ سے ہم نے، یہ بھی ایک ریکارڈ ہے سپیکر صاحب، کہ 1973 میں ہمارے آئین میں بجلی کے پیسے کی بات کی گئی تھی، 1973 سے 1999 تک ہمیں ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں ملا، ہماری 1990 میں جب حکومت آئی تو ہم نے

پہلے نواز شریف صاحب کے ساتھ یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہمیں اپنی بجلی کے پیسے دیں، Six billion rupeesانہوں نے 1990 میں ہمیں Fix کئے، آج وہی چھ ارب روپے ہمیں ملتے ہیں، ایک ٹیڈی پیسہ بھی زیادہ نہیں ہوا۔ میں یہ فلور آف دی ہاؤس پہ ان شاء اللہ یہ تسلی دیتا ہوں اپنی اسمبلی کو کہ کوشش ہم کر رہے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ اس سال مرکز سے اپنے اس چھ ارب روپے کو De-cap کریں اور کوشش کریں کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنے پیسے اس صوبے کیلئے حاصل کریں۔ سپیکر صاحب، ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم چشمہ رائٹ بنک کینال کی بھی ہم نے بات کی تھی فیڈرل گورنمنٹ سے، اگر وہ نہ کرے تو ہم کوشش کرینگے کہ ہم اپنے صوبائی بجٹ سے اس کیلئے کچھ پیسے رکھیں اور اسمبلی سے ان شاء اللہ اس کو پاس کرائیں۔ سپیکر صاحب، ہماری کوشش رہی ہے کہ ہم صوبے میں ڈیویلپمنٹ بھی کریں، دہشت گردی کا مقابلہ بھی کریں، سیلاب کا بھی مقابلہ کریں اور عوام کے حقوق جو ہیں، جیسے آپ نے تفصیل بتائی ہے کہ ہم نے جو لیجسلیشن کی ہے، جو ہم نے سوالوں کے جواب دیئے ہیں، جو ہم نے ایڈجرنمنٹ موشن پہ بات کی ہے، جو ہم نے کال اٹینشن نوٹسز پہ بات کی ہے، خدا کے فضل سے ان شاء اللہ ہم یقین دلاتے ہیں اپنے تمام بھائیوں کو کہ ان شاء اللہ Next year انتخابات جو ہونگے، 2013 میں ہونگے اور ہم ان شاء اللہ آپس میں بیٹھ کر اسی طرح اپنی اسمبلی کو چلائیں گے، جس طرح ہم چلا رہے ہیں۔ ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ دو دو منٹ بولیں تاکہ ایجنڈے پہ آ جائیں جی۔ سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر۔ زه ستاسو مشکور یم چه ماله مو موقع راکړه۔ واقعي یو لحاظ سره که اوګورو نو دا د خوشحالئ خبره ده چه څلور کاله پوره شو زمونږ د اسمبلئ، ځکه چه دے نه مخکښے اسمبلو ته به هغه شان ټائیمونه نه ملاویدل او دا یو ښه روایت قائمیږی چه زمونږ اسمبلی خپل مدت پورا کړی خو جناب سپیکر، آیا صرف په دے باندے ځان خوشحالول چه یره مونږ څلور کاله پورا کړل، آیا په دے باندے به عوام مطمئن کیږی، هغه خلق چه کوم مونږ له په دے دغه سره ووټ راکوی او مونږ دے ایوان ته په دے حوالے سره رالیږی چه مونږه به د هغوی مسئلے حل کوؤ؟ آیا په دے څلور کالو کښے مونږ د هغوی دا مسئلے دومره حل کړے دی چه هغوی مطمئن دی؟ نه جناب

سپیکر، په دے باندے به ځان له دھوکه نه ورکوؤ چه مونږ وایو چه څلور کاله مونږ تیر کړل او مونږ دا اوکړل او مونږ دا اوکړل۔ جناب سپیکر، چه بهر بازارونو ته اوځئ، بهر خلقو له لاړ شئ نو هغه خلق خوشحاله نه دی، هغوی مطمئن نه دی ځکه چه مونږ که فوکس کړے دے نو خالی یوے مسئلے باندے چرته دغه کړے دے ، Overall responsibility مو هغه لحاظ سره نه ده اغستے۔ جناب سپیکر، زما محترم سینیئر وزیر صاحب خبرے اوکړے او ډیر هغوی دغه اوکړو چه مونږ دا دا دغه کړی دی چه مونږ دا دغه کړو۔ یو وخت وو چه وئیل به ئے چه یره نور کارونه نه کوؤ صرف دهشت گردئ باندے زمونږ دغه دے ، مونږ ته ذمه واری چه ده، هغه دا ده، حکومت چه کوؤ نو بیا به ذمه واری د ټوټل د هر څه اخلو، دا نه ده چه مونږ وایو چه بس دا یو مسئله مونږ ته مخامخ ده، صرف دا به ډیل کوؤ او نور به نه دغه کوؤ، نو جناب سپیکر، هغه مسئله هم هغه شان نه ده حل شوے او په هغے باندے لا د فوکس ضرورت دے ، لا هغه شے هم هغه شان موجود دے۔ که د چا دا خیال وی چه دا مسئلے ختمے شوے دی نو دا مسئلے ختمے شوے هغه شان نه دی۔ بیا دغه شان جناب سپیکر، په دے څلورو کالو کښے چه کوم ریکارډ گرانی راغلے ده نو زما خیال دے دا هم چرته مخکښے په تاریخ کښے دومره گرانی نه وه راغلے او دا هم د موجوده حکومت د ناقصه پالیسو په نتیجه کښں راغلے ده (تالیاں) ځکه چه نن د سټیټ بینک گورنر پاڅی او هغوی دا رپورټ ورکوی چه موجوده حکومت څلور اربه روپئ صرف خپل حکومت چلولو د پاره روزانه چھاپ کوی لگیا دے او د هغے بوجھ په چا دے ؟ د هغے بوجھ په غریب عوامو باندے دے ، په محنت کشو باندے دے ، په مزدورانو باندے دے ، په کسانانو باندے دے جناب سپیکر، نو په دے د مونږ نه خوشحالیږو چه څلور کاله مونږ پوره کړل۔ جناب سپیکر، کارکردگی را مخامخ کول دی۔ دلته کښے خبره اوشوه د این ایف سی ایوارډ، نو که مونږ دے باندے وایو چه یره مونږ 57% واغستلو، جناب سپیکر، زه ډیر افسوس سره وایمه چه د این ایف سی ایوارډ که هسټری مونږ اوگورو نو دیکښے به همیشه صوبو کښے 80% به ملاویدل او مرکز سره به 20% وو۔ دا دے باندے د مونږ نه خوشحالیږو چه یره مونږه 57% کړل او 43% هغه مرکز سره پاتے شو۔ جناب سپیکر، دلته

کښنے د نیټ هائیډل پرافیټ یو وخت کښے دا دعوے هم شوے وے چه دا مسئله مونږه حل کړه، په دے پیښور کښے ډیرو خلقو بورډونه لګولی وو او ډیرے مبارکئ به ئے ورکولے چه یره دا مسئله مونږه حل کړے ده، دا زه په دے باندے خوشحاله یمه چه نن هغه خلقو پخپله دا اووئیل چه یره هغه مسئله هغه شان نه ده حل شوے او دا مونږ مرکز سره په دے باندے خبره کوؤ۔ جناب سپیکر، که تسلی مونږ ځان له ورکول غواړو، د دروغو تسلی ورکوؤ نو هغه هر څوک ځان له ورکولے شی، نو جناب سپیکر، زما دا دغه نه دے، په دیکښے د هر چا یو دغه دے، مشترکه زمونږ هاؤس دے خو په دے باندے چه مونږ سوچ اوکړو چه آیا واقعی هغه خلقو چه کومو امیدونو سره مونږ دلته کښے رالیږلی یو چه آیا په هغے باندے مونږه پوره راغلی یو او که نه؟ جناب سپیکر، دا پوائنټ سکورنګ خبره نه ده، دا د دے خبره نه ده چه یو حکومت د اووائی چه یره ما دا اوکړل او ما دا اوکړل او زه به دغه شمه، د هغے به مونږ ته پته اولګی، الیکشن چه کله راشی، پته به اولګی چه د چا پالیسئی د چا خوښے وی، د چا کارکردګی د چا خوښه ده، د هغے به یو جواب مونږ ته ملاؤ شی خو جناب سپیکر، صرف زه دے وخت کښے دا وایمه چه مونږ ته Pragmatic سوچ پکار دے، مونږ ته دا سوچ پکار دے چه آیا واقعی څه مونږ Difference راوستلو او که نه ؟ جناب سپیکر، ما صرف دے موقع باندے دا دا وئیل۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ مفتی کفایت اللّٰه صاحب، لږ مختصر هغه کوئ، ایجنډے ته راځو۔ جی، مفتی کفایت اللّٰه صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ مجھے تو اس کا اندازہ نہیں تھا کہ آج بشیر بلور صاحب اپنی حکومت کی مدح سرائی کرینگے، ہم اس کی تیاری کرکے آجاتے لیکن خیر وہ جو ترکی بہ ترکی ہوتا ہے، اس کیلئے چند پوائنٹ میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چار سال مکمل ہو گئے ہیں اور یہ تمام جمہوریتوں کیلئے نیک شگون ہے اور جب بھی طالع آزما آتا ہے تو اس کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی کی بہت اچھی باتیں ہیں اور ایک بات اچھی یہ ہے کہ ناموس رسالت کے حق میں ایک متفقہ قرارداد پیش کی گئی ہے۔ اس کی ایک اچھی بات یہ بھی ہے کہ سلالہ چیک پوسٹ پر جب حملہ ہوا تو اس نے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ایک متفقہ قرارداد اس کے حق میں پاس کی کہ

امریکہ کی جنگ جو ہے وہ مناسب نہیں ہے اور جب قرآن مجید کی بے حرمتی ہوئی ہے تو اس پر موقع بہ موقع، میرے خیال میں میرے سینیئر منسٹر بھول گئے ہیں، کہ انہوں نے اس صوبے کا نام بھی تبدیل کیا ہے اور وہ بتا نہیں سکے، تو میں ان کو ایک پلس پوائنٹ دیتا ہوں کہ آپ نے صوبہ سرحد کو خیبر پختونخوا بھی بنایا ہے (تالیاں) اور یہ آپ کی وہ باتیں ہیں لیکن جناب سپیکر، توازن تب پیدا ہوتا ہے جب آپ اپنی کمزوریوں پر بھی نظر رکھیں۔ میری رائے ہے اور اس سے اتفاق حکومت کا ضروری نہیں ہے، صرف سننا ضروری ہے کہ جس طرح شیر پاؤ خان نے کہا کہ بہت زیادہ مہنگائی بڑھ گئی ہے، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے اور جناب سپیکر، لوڈ شیڈنگ ہمارے لئے ایک عذاب بن گیا ہے، وہ گیس کی بھی اور وہ بجلی کی بھی۔ اور بجلی تو ہم پیدا کرنے والا صوبہ ہیں لیکن ہمارا وکیل اتنا کمزور ہے کہ وہ مرکز میں اپنا یہ کیس نہیں لڑ سکا کہ ہمارے صوبے کو فری لوڈ شیڈنگ صوبہ بنا دیا جائے اور ایسی پوزیشن میں کہ یہاں اور وہاں مشترکہ حکومتیں ہیں، ان کی بات آسانی سے سنی جاتی ہے لیکن میرے خیال میں عوام کی اس کمزوری کی طرف اور اس مصیبت پر توجہ نہیں دی گئی اور جناب سپیکر، آج کل ایک اور مصیبت آئی ہے، ہمارے ہر صارف کے بل میں، وہ فیول ایڈجسٹمنٹ کے نام سے کچھ پیسے ہوتے ہیں اور آپ کو جناب سپیکر، اندازہ ہوگا، یہ پن بجلی کی مد میں یہ ہم سے پیسے نہیں لئے جاتے، یہ جو تھرمل بجلی ہے، وہ چونکہ بہت زیادہ مہنگی ہوتی ہے اور پانی سے پیدا شدہ جو ہے، وہ بہت زیادہ سستی ہے اور فیول ایڈجسٹمنٹ کے طور پر اس صوبے سے بھی وہ ایڈجسٹمنٹ لی جاتی ہے، وہ پیسے لئے جاتے ہیں جو صوبہ یہاں بجلی پورے ملک کو دے رہا ہے اور ہمارے کرم فرما اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔ میں یہ بتانے پر بہت زیادہ شرم محسوس کرتا ہوں کہ مرکز میں بھی ایک حکومت ہے اور صوبہ میں بھی ایک ہی حکومت ہے لیکن ہماری صوبائی حکومت کوئی میگا پراجیکٹ نہیں لے سکی اور نہ کوئی گیگا پراجیکٹ لے سکی۔ آج وہ اس قابل ہوتے کہ وہ یہ کہتے کہ ہمیں اتنا بڑا میگا پراجیکٹ آیا ہے، گیگا پراجیکٹ آیا ہے بلکہ ہم تو یہ رونا روتے ہیں کہ وہ جو ایکسپریس، ہزارہ ایکسپریس وے، آپ نے بہت زیادہ دلچسپی لی، اس کے تمام کے تمام پیکجز جنوبی پنجاب کو منتقل ہو گئے ہیں اور سندھ کو منتقل ہو گئے ہیں اور جناب سپیکر، "خپله خاوره خپل اختیار" کا اس سے بہتر مطلب اور کیا ہو سکتا ہے کہ میری لاشوں پر زلزلے کے اندر جو پیسہ آگیا تھا، اس کا چالیس ارب روپیہ کہیں اور منتقل ہو گیا ہے اور ہمارے حکمرانوں کی زبان گنگ ہو گئی ہے، وہ چاڑے ہو گئے ہیں، وہ بول نہیں سکتے کہ یہ مظلوموں کا پیسہ کیوں ہٹا دیا گیا ہے؟ جناب سپیکر، این ایف سی ایوارڈ کی بات کی جاتی ہے لیکن غالباً آنکھوں میں دھول جھونکنے کیلئے یہ بات کی

جاتی ہے۔ این ایف سی ایوارڈ پر یہ جہاں چاہیں میں مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہوں۔ این ایف سی ایوارڈ میں بلوچستان جیتا ہے، صوبہ خیبر پختونخوا نہیں جیتا، ہمیں نقصان ہوا ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ پنجاب کو بھی فائدہ ہوا ہے ریونیو کے اندر، سندھ کو بھی فائدہ ہوا ہے ریونیو کے اندر، وہاں بہت بڑا پورٹ ہے لیکن بلوچستان کو اضافی رقم دی گئی ہے آغاز حقوق بلوچستان کے نام پر۔ اگر کوئی محروم صوبہ ہے این ایف سی ایوارڈ کا تو وہ صوبہ خیبر پختونخوا ہے اور جس کے سینیئر منسٹر جناب بشیر بلور صاحب ہیں۔ ہمیں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے مارشل لاء والوں کے پاس یہ اختیار تھا۔ نہیں جناب سپیکر، ایسا نہیں تھا، چاروں صوبوں کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ این ایف سی ایوارڈ پر، اس کی دوبارہ تجدید پر جب چاروں صوبوں کا اتفاق نہیں ہو سکا تھا تو صدر کے پاس Automatically یہ اختیار آ جاتا ہے کہ جس صوبے نے صدر کو یہ اختیار نہیں دیا لیکن آج جب یہ بات کی جاتی ہے تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں، میں بتانا بھی چاہتا ہوں، میں ہمدردی بھی کرنا چاہتا ہوں کہ این ایف سی ایوارڈ کے اندر جس بدبخت صوبے کو نقصان ہوا ہے، وہ میرا صوبہ ہے۔ جناب سپیکر، یہ بھی بتایا جاتا تو اچھا ہوتا کہ ہم نے 110 ارب روپے، ایم ایم اے گورنمنٹ نے 110 ارب روپے جو طے کر دیئے تھے اور پھر ہماری حکومت کو موقع نہیں ملا تھا، وہ 110 میں سے بقایا کتنے اور لے لیے؟ اور جو اس وقت بشیر بلور پارلیمانی لیڈر اے این پی کے ہوا کرتے تھے، جناب بشیر خان بلور، وہ کہا کرتے تھے کہ ہمارے 593 ارب روپے ہیں اور 110 ارب روپے ہمیں قابل قبول نہیں ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کس طرح برداشت کیا اور پھر کیسے قبول کیا؟ اور آج یہ حکومت 110 ارب لینے کے اندر بھی ناکام ہوئی ہے اور ہمارے ساتھ گزارہ کیا جاتا ہے۔ میں آخری پوائنٹ پہ آتا ہوں جناب سپیکر، دہشت گردی کے نام پر جو جنگ ہے اس میں ایک طرف تو خون ہے لیکن ایک طرف ڈالرز ہیں۔ وہ ڈالرز براہ راست اسلام آباد کو آتے ہیں، وہ میرے لوگوں کو نہیں آتے، میرے صوبے کو نہیں آتے، وہ ڈالرز جو اس مد میں دیئے جاتے ہیں، وہ جو شہدا کے نام پر ڈالرز ہیں اور وہ جو زخمیوں کے نام پر ڈالرز ہیں، وہ تمام کے تمام ڈالروں پر آج اسلام آباد قابض ہے اور جو میرا وکیل ہے، اس صوبے کا جو وکیل ہے، وہ یہ بات کرنے سے آج قاصر ہے۔ مجھے نہیں معلوم چار سالوں کے اندر وہ حق بات نہیں کر سکا تو پانچویں سال وہ کس طرح کریگا؟ اللہ تعالیٰ ان کو ہمت دے۔ بہت زیادہ شکریہ۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ماله به لږ ټائم را کوئ چه زه خبره او کړم۔ سب سے پہلے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نو دا خو د جمهوریت یو حسن دا دے بشیر بلور صاحب، چه سوچ، رائے مختلف وی د هر چا، د هغوی به دا سوچ وو، ستا خپل پرفارمنس تاسو اوښودلو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، دوئ بعض داسے خبرے اوکړلے چه د هغے جواب ضروری گنړم او د ریکارډ درست کولو د پاره دا ضروری دی۔

مفتی کفایت اللہ: بیا به مونږ هم جواب ورکوؤ۔

سینیئر وزیر بلدیات: خیر دے چه زه خبره اوکړم بیا تاسو هم اوکړئ کنه۔ زما دا ریکویسټ دے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا اس ایجنڈے کو Suspend کردوں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): خیر دے سپیکر صاحب، هسے هم نور څه داسے Important خبرے نشته خو دا ضروری ده چه لږ ډیر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب الله خان راته ډیر بد ګوری۔

سینیئر وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! زه شکر گزار یمه، زما ورور خبره اوکړه شیرپاؤ خان، دوئ وائی چه غریبوں کی کوئی بات نہیں ہوئی۔ انہوں نے یہ کہا کہ جی، یہاں پر مسئلے کا حل کچھ بھی ہو۔ گرانی ہوئی، مہنگائی ہوئی ہے لیکن مہنگائی اور گرانی یہ اس وقت جس وقت ہماری حکومت نہیں تھی تو میرے خیال میں سب لوگوں کو یاد ہے کہ لوگ لائنوں میں کھڑے ہو کر آٹا لیتے تھے۔ یعنی جب رمضان ہوتا تھا تو لڑائیاں ہوتی تھیں، صرف آٹے پر۔ اللہ کا شکر ہے آج وہ سب کچھ Available ہے، گندم ہم پہلے امپورٹ کرتے تھے جو مارشل لاء کی حکومت تھی، آج ہم گندم ایکسپورٹ کر رہے ہیں، یہ اس کے حالات ہیں۔ ہم چینی ایکسپورٹ کر رہے ہیں، ہم چاول ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔ سپیکر صاحب، حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ ایک ریکارڈ ہے اور جو مہنگائی ہے، وہ بد قسمتی یہ ہے کہ ساری دنیا میں ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں فلور آف دی ہاؤس پہ کہ سات سو کمپنیاں جو ہیں، وہ دیوالیہ ہوئی ہیں امریکہ میں، تو یہ ساری دنیا میں Recession ہے اور اسی Recession میں ہم بھی، پاکستان بھی دنیا کا حصہ ہے اور پاکستانی بھی دنیا کا حصہ ہے اور گلوبل ویلج ہے اس لئے اس کا اثر ہم پر بھی پڑا ہے۔ میرے بھائی نے دوسرا یہ کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے بجلی کے پیسے حاصل کر لیے، ہم میں کوئی اگر یہ On board بتادیں کہ ہم نے یہ کہا ہو

کہ ہم نے چھ بلین کے پیسے کا فیصلہ کیا ہے، ہم نے تو دس بلین کی بات تھی اور جو مولانا صاحب قصہ فرما رہے ہیں، یہ فلور آف دی ہاؤس پر ریکارڈ ہے اور اس وقت میرے خیال میں ہم اپوزیشن میں تھے تو میں نے وہاں کہا تھا کہ ہمارے پانچ سو پچانوے بلین روپے بنتے ہیں مرکز کے پاس اور آپ اگر کوئی کمیٹی بناتے ہیں، اگر وہ کمیٹی فیصلہ کرتی ہے تو وہ اسمبلی میں لائیں، جب تک اسمبلی Approve نہ کرے ہم نہیں مانگیں گے مگر انہوں نے ہمارے بغیر ہی وہاں پر فیصلہ کیا اور ہمیں یہاں جواب دیا، اس وقت وزیر اعلیٰ درانی صاحب تھے کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ اسمبلی میں لائیں تو پھر وہ واپڈا والے بھی کہیں گے کہ ہم اپنے فنانس اور فلاں ڈیپارٹمنٹ سے پوچھتے ہیں تو اسلئے آپ مہربانی کر کے اس میں Interference نہ کریں۔ انہوں نے فیصلہ کر لیا جی کہ ایک سو دس بلین روپے اس صوبے کو ملیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے باوجود اس کے کہ مارشل لاء کی حکومت کے اس وقت ان کے ساتھ بڑے اچھے تعلقات بھی تھے لیکن وہ اس وقت عدالت میں چلے گئے، ان کو ایک پیسہ بھی نہیں ملا اور یہ آن ریکارڈ ہے۔ اگر میں غلط کہتا ہوں تو میری تردید کریں اور میں فلور آف دی ہاؤس اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں کہ یہ بھی عدالت میں گئے اور واپڈا بھی عدالت میں گیا اور ایک پیسہ بھی صوبے کیلئے لیکر نہیں آئے۔ یہ ہماری حکومت تھی جس وقت ہماری حکومت بنی، ہم پہلے سارے کیبنٹ کے ممبرز جو میرے ساتھ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم پرائم منسٹر کے پاس گئے اور میں نے وہاں کھڑے ہو کر یہ بھی کہا کہ ہمارے 1973 سے لیکر 1990 تک جو Dues ہیں، اس کیلئے اور یہ بھی آن ریکارڈ ہے کہ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ 1973 کا آئین پاس ہوا تھا، اگر ولی خان صاحب اس پر دستخط نہ کرتے اور وہ اسی لئے انہوں نے روکا ہوا تھا کہ ہماری بجلی کے پیسے ہمیں دیں۔ میں یہ فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ اس وقت ہم پرائم منسٹر صاحب کے شکر گزار ہیں، دس ارب روپے انہوں نے ہمیں، دوسرے دن ہی ہمارے صوبے کو دیئے جو ایک سو دس بلین تھے، اس میں سے ایک پیسہ بھی یہ نہیں لے سکے۔

(تالیاں) پھر اس کے بعد میں یہ بھی آن ریکارڈ لانا چاہتا ہوں کہ دوسرے سال ہمیں پچیس ارب روپے مرکزی حکومت نے دیئے، یہ بھی میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ پھر اس کے بعد پچیس لاکھ، پچیس ارب روپے اور دینے تھے تو ہمیں دو ارب روپے ہر مہینے وہ دے رہے ہیں، ہم نے پچیس ارب روپے ایک، پچیس ارب دوسرے اور دس ارب روپے پہلے ہمیں ملے ہیں۔ یہ ابھی بھی اگر اپنا اے ڈی پی اٹھا کر دیکھ لیں تب بھی اے ڈی پی دس پرسنٹ سے پندرہ پرسنٹ Increase ہوا ہے۔ آج آپ کا اے ڈی پی پچھلے سال سے 80 percent increase ہوا ہے تو یہ کہاں سے پیسے آ گئے ہیں اور سپیکر صاحب، یہ

بھی میں آن دی فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم یہاں پر جتنی ہائیڈل جنریشن یا زیادہ سے زیادہ جو ڈیمز ہیں، وہ کچھ بنائیں اور ان شاء اللہ ہمارے پاس جتنے پیسے آرہے ہیں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ وہ ان پر خرچ کریں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک ٹیڈی پیسہ کوئی حکومت نہ پہلے اور نہ بعد میں ہائیڈل جنریشن میں لیکر آئی۔ ہماری حکومت پہلے بھی چھ ارب روپے لیکر آئی اور ایک سو دس ارب روپے سے آج ہم ساٹھ ارب روپے جو لیکر آئے ہیں، وہ بھی ہماری حکومت خدا کے فضل سے لیکر آئی ہے اور یہ کریڈٹ، ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ہمیں بجلی کے وہ پیسے واپس ملیں۔ سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں صرف یہ ریکارڈ درست کرنے کے قابل ہو سکا۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Mr. Saqibullah Khan, to please move his call attention notice No. 708 in the House. 708 call attention notice.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعظم پاکستان، سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں ملک بھر کے سٹینو ٹائپسٹ، سٹینو گرافرز اور پرائیویٹ سیکریٹریوں کو اپ گریڈ کر کے بالترتیب بارہ سے چودہ، پندرہ سے سولہ اور سولہ سے سترہ اور اٹھارہ میں ترقی دینے کی منظوری دی۔ وفاقی حکومت اور اس کے اداروں نے فی الفور اس فیصلے پر عمل درآمد کرتے ہوئے اپنے ملازمین کو ترقی دینے کے احکامات صادر کر دیئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب یہ اسمبلی اس مد میں صوبائی کیڈر کے متعلق ریٹائرڈ ملازمین کی داد رسی کیلئے قرارداد بھی پاس کر چکی ہے، تاہم سپریم کورٹ کے فیصلے اور وزیر اعظم صاحب کی منظوری کے باوجود مذکورہ احکامات کو صوبہ خیبر پختونخوا میں تاحال نافذ العمل نہیں کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ملازمین میں تشویش کی لہر پائی جاتی ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتی ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے اور بعد ازاں وزیر اعظم کی منظوری کو مد نظر رکھتے ہوئے سٹینو ٹائپسٹ، سٹینو گرافرز وغیرہ کو جلد از جلد ترقی دی جائے۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر صاحب! دا یو Discrimination دے جی، زمونږ پراونشل ایمپلائز سره شوے دے حالانکه دے اسمبلئ یو ریزولیوشن هم پاس کړے وو چه دوئ له د ترقی ورکړی۔ سپریم کورټ وئیلے دی سر، فیډرل ګورنمنټ وئیلے دی

او کہ تاسو اوگورئ جی کلہ ھم د ایمپلائز خبرہ راغلے دہ نو کم از کم دا درے ځلور بجٹس تہ اوگورئ نو صوبے لازمہ گنړلے دہ چہ ھر وخت فیډرل گورنمنټ وفاقی حکومت ملازمینو لہ کہ پیسے زیاتے کړے دی، کہ Incentives ئے زیات کړی دی، چہ څہ ئے کړی دی، ھغہ سپرټ ھر یو صوبے پہ خپل ځان ھم لاگو کړے دے او خپل پراونشل ایمپلائز لہ ئے ھم ورکړی دی، نو زما ریکویسټ دا دے چہ Discrimination پکار دے چہ او نہ شی۔ زمونږ صوبائی چہ کوم اھلکار دی، ھغوی دومرہ کار کوی، خاص کر ټائپسټ شو جی، سټینوگرافر شو، پرائیویټ سیکرټری شو، ھغے نہ زیات زمونږ منسټرانو صاحبانو تہ بہ پتہ وی چہ ھغوی څومرہ منډہ کوی، څومرہ کارونہ کوی۔ زما ریکویسټ دا دے چہ څنگہ سپریم کورټ آرډر کړے دے او څنگہ وفاقی حکومت ورکړی دی جی، نو د ھغے نوټیفیکیشن مطابق صوبائی کیدر تہ د ھم ملاؤ شی۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کال اٹینشن پر بحث نہیں ہو سکتی، No debate on call attention آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ دے حوالے سرہ داسے دہ جی چہ دا ترڅو پورے چہ د Discrimination خبرہ راشی نو Discrimination as such نہ روان دے او نہ بہ کیږی انشاءاللہ۔ فیډرل گورنمنټ ورکړے دے، یو Incentive ئے ورکړے دے، ھغلتہ دا وہ چہ ھلتہ پرائیویټ سیکرټریز چہ کوم دی ھغوی بہ 17,18th پورے وو، د دے نہ زیات کیدر بہ د ھغوی مخکښے نہ تلو نو زما پہ خیال دا 17th دغہ ئے ورتہ 18 کړے دے۔ دلتہ زمونږ چہ کوم سسټم دے، دیکښے چہ کلہ پرائیویټ سیکریټریز 17th تہ راشی نو دا بیا پی ایم ایس کښے راشی۔ پی ایم ایس کښے ھلتہ لارے کھلاؤ دی۔ 20,19,18, پورے تلے شی لکہ داسے څہ بندش نشتہ، بلکہ As additional secretaries چہ کوم دی، ریټائر شوی ھم دی آن ریکارډ نو لکہ داسے As such د مخکښے تلو د پارہ څہ پابندی نشتہ۔ بلہ خبرہ دا دہ چہ ترڅو پورے د دوئ د اپ گریډیشن دغہ دے نو دے باندے Already establishment او فنانس چہ کوم دے، دوئ خپل یو میټنگ کړے

دے او یو بہ درے ځلور ورځو کښے بہ انشاءاللہ بیا میټنګ اوکړی او هغوی تہ مونږ هم دا هدایات ورکړی دی او وزیراعلیٰ صاحب هم هدایت ورکړے دے انشاءاللہ د دوئ د اپ ګریډیشن دا سلسلہ چہ کومہ دہ، دا بہ زر تر زرہ فائنلائز شی او بیا بہ وزیراعلیٰ صاحب تہ سمری، سمری ځکہ چہ دے Decision باندے سمری کیږی نو انشاءاللہ دیکښے دا یقین دهانی ورکوم چہ کہ خیر وی دا زر تر زرہ Positive outcome بہ د دے راشی۔

مسودہ قانون بابت مستقلئ ملازمت افسر مال / علاقہ قاضی، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Thank you, ji. Honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner cum Illaqa Qazi, regularization of services Bill, 2012, may be taken into consideration at once. Honourable Law Minister Sahib.

Minister for Law: I request this August House that the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner cum Illaqa Qazi, regularization of service Bill, 2012 may be taken into consideration at once. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner cum Illaqa Qazi, regularization of services Bill, 2012 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Amendments. Muhammad Anwar Khan Advocate, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill. Anwar Khan Sahib.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دیکښے چہ کوم امنډمنټس مونږ راوړی دی جی، هغے کښے It shall come into force at once، دا اوریجنل بل کښے دی جی۔ In Clause 1 of sub clause (2), the following shall be substituted: It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect from the date of assumption of the charge of post of Extra Assistant Commissioner cum Allaqa Qazi.

Mr. Speaker: Ji honourable Law Minister Sahib.

وزیرقانون: دویم امنډمنټ هم دے۔ هغه د هم اووائی نو په یو ځائے به ئے بیا دغه کړو۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: هغه کلاز تهری کښے دے۔

جناب سپیکر: هغه بل کلاز کښے دے۔ دا دے کلاز کښے چه دے ، د دے تاسو څه وایئ، خبره پرے کول غواړئ؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: او جی۔

جناب سپیکر: نو وایئ کنه، خاموش شوئ نو مونږ وئیل چه بس ختمه د کړه۔ جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: علاقه قاضیان چه کوم دی، دا په 1994 کښے چه کله هغه وخت کښے ټی این ایس والا راوتی وو او هغوی ملاکنډ هم بلاک کړے وو، په هغے کښے ډیر زیات کسان شهیدان شوی وو، په هغه وخت کښے د هغه خلقو ډیمانډ وو او حکومت اعلان کړے وو چه د تحریک نفاذ شریعت محمدی والا چه کوم راوتی وو نو هلته یو ریګولیشن راغلے وو، د هغے د پاره جی علاقه قاضیان ئے اپوائنټ کول نو د هغے د پاره دلته باقاعده په هغه وخت کښے څه کسان تقریباً چار هزار کسانو Applications ورکړی وو او په هغے کښے جی، د هغه وخت چیف سیکرټری، اسټیبلشمنټ سیکرټری، ایس اینډ جی ډی، دا ټول کښیناستل یو ځائے کښے نو تقریباً نورلس کسان دوئ شارټ لسټ کړی وو او بیا په هغے کښے ګیاره کسان دوئ سیلکټ کړی وو۔ باقاعده جی دوئ د یو پراسس نه تیر شوی دی۔ بل د دوئ د یو نوټیفیکیشن چه هغه وخت کښے شوے دے نو هغه شوی دی، ای اے سی، ایکسټرا اسسټنټ کمشنر/ علاقه قاضی۔ اوس که جی، دوئ ریګولرائز کیږی او دوئ د نن نه Consider کیږی، ستره سال دوئ سروس اوکړو جی۔ په ستره سال کښے الیکشنے د دوئ په نګرانئ کښے شوی دی، په ستره سال کښے جی د دوئ چونکه کریمنل سائډ وو نو په هغے باندے د دوئ ډیرے ښه فیصلے راغلے دی، هغه فیصلے د هائی کورټ او سپریم کورټ پورے مخکښے تلے دی۔ دوئ چه کوم کیډر کښے سلیکټ شوی دی نو په هغے کښے جی، په هغه سروس کښے دوئ د نن نه دغه کیږی، ستره

سال پس جی، دوئ خو دا دے ریٹائرمنٹ ته قابو شوی دی۔ اوس به دوئ په درے کاله یا دوه کاله پس دغه کیږی او دوئ به نن ریګولرائز کیږی نو دوئ سره خو دا ظلم دے چه ستره سال اوشو، دوئ د ستره سال د بار بار حکومتونه، زه خو Appreciate کوم دا حکومت چه دوئ د ریګولر کولو د پاره ئے بل راوړو خو ورسره ورسره دا ریکویسٹ کوؤ جی چه دوئ د هغه وخت نه چه کوم وخت کښے دوئ اپوائنٹ شوی دی، د هغه وخت نه دوئ Consider کړی، ولے چه ستره سال جی، که اوس یا لیکچررز دی یا ډاکټرز دی یا ټیچرز دی، هغوی یو کال پس یا دوه کاله پس ریګولر شی نو هغه خو څه خبره نه ده خو ستره سال دوئ سروس کړے دے او بیا په دومره سیټونو باندے ناست دی او ستره سال د دوئ هغه سروس او د دوئ هغه خدمات او په هغه سختو حالاتو کښے چه دوئ کار کړے دے، چرته څومره ټینشن وو په ملاکنډ ډویژن کښے نو زه دا وایم چه دا د دوئ حق جوړیږی چه دوئ د هغه ټائم نه Consider کړی چه د کوم Date نه د دوئ اپوائنټمنټ شوے دے جی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔ آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

وزیر قانون: مهربانی جی۔ زه بالکل د خپل ورور د امنډمنټ چه کوم دے، د دے قدر کوم خو په دے باندے زمونږ کیبنټ یو فیصله کړے ده او د هغے خپل وجوهات دی او د کیبنټ فیصله چه کومه ده، هغه د دوئ موجوده چه کوم سټیټس دے، د ایډهاک نه هغه دا مونږ Permanent کوؤ، نو دا تیر شوے چه کوم سروس دے، هغه به هم د ایډهاک په دغه کښے راشی او د هغے د دے سره تعلق نشته چه یره دوئ کوم Judgments ورکړی دی یا الیکشنے د دوئ په نګرانئ کښے شوی دی نو د هغے د ضائع کیدو یا د هغے څه داسے پرابلم نشته خو دومره حکومتونه راغلل، هیچا هم دوئ ریګولرائز نه کړل، دا حکومت دے چه د دوئ سروسز ریګولرائز کوی او دا د کابینے خپل دا خیال وو که یره دا داسے Back benefits ورله ورکوی یا شاته تاریخ ته ئے کړی نو بیا به هغه سنیارټی یو ډیره لویه مسئله شروع شی په پی ایم ایس ګروپ کښے نو دغه حوالے سره مطلب دا دے چه اوس هم پکار دا دے چه دا خلق چه دوئ شکرګزار وی چه یره ګورنمنټ د دوئ سروسز

ریګولرائز کوی، نو دا به زه خواست کوم چه هغه واپس واخلی ځکه چه دغے ته به ګورنمنټ تیار نه شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم دیکھ رہے ہیں کہ گزشتہ ایک دو، ڈیڑھ سال سے مختلف بل آرہے ہیں ریگولرائزیشن کے اور Individual departments کے بل آرہے ہیں۔ کبھی لیکچررز کیلئے آتے ہیں، کبھی یہ جو علاقہ قاضی کیلئے آتے ہیں، کبھی کسی اور کیلئے آتے ہیں تو ایک تو میری درخواست ہے کہ گورنمنٹ ایک Comprehensive amendment لائے خاصکر جو پہلے جو ریگولرائزیشن ایکٹ پاس ہوا تھا، یہ نیا ایکٹ لائے تو ساروں کیلئے یونیورسل ہو جائے گا۔ ایک ایمپلائز کو ہم ریگولرائز کرتے ہیں پھر دوسرے ایمپلائز کا پریشر بڑھتا ہے، پھر ان کو ہم ریگولرائز کرنے کیلئے بل لاتے ہیں اور خاص کر مجھے یاد ہے کہ یہاں پر فیڈرل لیکچررز ریگولرائزیشن کا جو بل پیش ہو رہا تھا تو آنریبل منسٹر نے، اس وقت نہیں ہیں لیکن وہ ریکارڈ اسمبلی کا موجود ہے کہ اس میں انہوں نے Commitment کی تھی کہ جو ایڈہاک لیکچررز ہیں، ان کو ہم ریگولرائز کریں گے۔ میری امنڈمنٹ تھی اور میں نے وہ امنڈمنٹ اسی ایشورنس پر واپس لی تھی کہ جی، اس نے Commitment کی تھی کہ جی ہم ان لوگوں کو ریگولرائز کرنے کا بل لائیں گے۔ اب پتہ نہیں اسکے تقریباً آٹھ نو مہینے ہو گئے ہیں اور آٹھ نو مہینوں میں وہ بل ابھی تک نہیں آیا ہے۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے، میں سمجھتا ہوں کہ میرٹ کے لحاظ سے انور خان صاحب کی بات جو ہے نا، وہ بہت صحیح ہے کہ ایک آدمی نے سولہ سال سروس کی ہے، اگر سولہ سال کے بعد With immediate effect آپ اس کو اپوائنٹ کرتے ہیں تو اس کے جو Backlog کی سروس ہے، وہ ختم ہو جاتی ہے اور اس میں اس کی پنشن پر، جو انکریمنٹس ہیں، ان سب پر اثر پڑے گا، تو میری ان سے درخواست ہو گی کہ اگر اس وقت گورنمنٹ اس کو Entertain نہیں کرنا چاہتی تو ایک تو اچھی بات ہوئی کہ گورنمنٹ یہ ریگولرائزیشن بل لے آئی، پھر ہم حکومت کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور اس میں پھر انور خان صاحب کو ہم Next session میں یہ امنڈمنٹ لے آئیں گے۔ اگر گورنمنٹ کو ہم Satisfied کر سکیں تو اس میں پھر ہم ریگولرائز، جو ان کی امنڈمنٹ ہے، جو Valid amendment ہے، جو جائز امنڈمنٹ ہے، اس کو پھر ہم اسی میں امنڈمنٹ کر کے لے آئیں گے۔ تو میں درخواست کرتا ہوں انور خان صاحب سے کہ بیشک ان

کی امنڈمنٹ بہت Valid اور صحیح ہے لیکن اس وقت اگر وہ اپنی امنڈمنٹ کو Withdraw کر دیں تو میں مشکور رہوں گا جی۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو، جناب سپیکر۔ منسٹر صاحب هم خبره اوکړه، عبدالاکبرخان زمونږه پارلیمانی لیډر دے، هغه هم خبره اوکړه، زه خو خپل امنډمنټ واپس کومه جی، خو دا یو دغه خبره ده جی چه د دے کسانو حق جوړیږی چه Later on بیا د دوئ د پاره مونږ څه داسے قانون سازی اوکړو چه ستره سال ډیر غټ سروس دے جی، ستره سال دوئ ډیر خدمات په سختو کښے دغه کړی دی جی، نو زه د دے دغه سره خپل امنډمنټ واپس اخلمه جی۔ مهربانی، تهینک یو سر۔

Mr. Speaker: Amendment with drawn, original sub-clause (2) of Clause 1 stands part of the Bill. Sub clause (1) of Clause 1 also stands part of the Bill. Clause 2 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 2 stands part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: Mr. Muhammad Anwar Khan, to please move his amendment in Clause 3 of the Bill.

Mr. Anwar Khan Advocate: Sir! in Clause 3, the following shall be substituted:

'**(3) Regularization of Services of certain employees**. ---

(1) Notwithstanding anything to the contrary contained in any law or rules or an order or judgment of a Court, employees appointed by Government, before the commencement of this Act, shall, for all intents and purposes, be deemed to have been validly appointed on regular basis with effect from the date of assumption of charge of post by Extra Assistant Commissioner-cum-Illaqa Qazi and they shall be deemed to be Civil Servants for the purposes of the Khyber Pakhtunkhwa Civil Servants Act, 1973 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. XVIII of 1973) and the rules made there under:

Provided that employees regularized under this Act may be appointed by transfer on any equivalent post, as the Government may determine, and they shall stand be appointed on regular basis to that post and shall reckon seniority from the date of joining the post of Extra Assistant Commissioner-cum-Illaqa Qazi notwithstanding, anything to the contrary contained in any law or rules:

Provided further that such employees possess the educational qualification and experience prescribed for the posts to which they are appointed.

(2) The employees regularized under this Act shall maintain their own cadre and Government may appoint them by transfer on any equivalent post, as the Government may determine'.

دیکښے جی، لکه منسټر صاحب چه څنګه خبره اوکړه چه یره که دیکښے دا مونږ د اولنئ ورځ نه Consider کوؤ نو دلته پی ایم ایس ګروپ دے، هغوی به چغے وهی یا به څوک کوی جی، زما خو هم دغه خبره ده، په دے بل کښے دا کلیئر شوی دی جی۔ مونږ دا وایو جی، په اوریجنل بل کښے دوئ لیکلی دی چه یره دا مونږ ریګولر کړل خو ریګولر کیدو سره دوئ له بیا څه نوم نه ایږدی چه دا به څه شے وی؟ نو مونږ وایو چه په کوم پوسټ باندے Basically د دوئ اپوائنټمنټ شوے دے او په هغے کښے باقاعده ایکسټرا اسسټنټ کمشنر دے، نو کم سے کم دا Right خو د ورله ورکړی جی چه دوئ ایکسټرا اسسټنټ او د هغوی خپل کیډر، هم د دغه اووه کسانو د جی خپل کیډر وی، دوئ به د بل چا د پی ایم ایس کیډر یا د بل کیډر یا بل کیډر ترے نه اغستل غواړی خو چه په خپل کیډر کښے بیا دوئ Consider کړی چه As دغه، که پی ایم ایس د دوئ، چه نه پی ایم ایس Touch کوئ، نه بل کیډر، نه دا سی ایس ایس Touch کوئ، نه بل دغه نو چونکه کم سے کم دا خو د راسره اومنی چه یره د دوئ کوم خپل کیډر چه دے چه په هغے کښے د ریګولر کړی، دا خو ریګولر کیږی خو څه شے به دا ریګولر کیږی، دوئ به څه شے وی؟ نو د دغے د پاره جی، دا خو د دوئ کم سے کم دا دغه اوکړی، دا یو ښه فیصله دوئ کړے ده، زه بار بار دا Appreciate کومه جی خو کم سے کم چه کوم بنیادی طور د دوئ ایکسټرا اسسټنټ کمشنر وو، نو As Extra Assistant Commissioner د دوئ ریګولر کړی جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا جی دا دویم چه کوم، اولنے خو ما ځنګه ګزارش اوکړو، دوئ خو دا ټول (1) Section 3 چه کوم دے-----

جناب سپیکر: پلیز، ذرا Serious ہو جائیں، یہ لیجسلیشن ہو رہی ہے۔ ایوب خان اشاڑی صاحب کل آپ کی بھی لیجسلیشن آئے گی، یہی شور ہوگا۔

وزیر قانون: تر څو پورے جی، اولنے چه کوم د دوئ امنډمنټ دے هغه خو ما ګزارش اوکړو، هغے ته مونږ تیار نه یو۔ دویم چه کوم امنډمنټ دے (2) Subsection والا چه هغه دوئ بیل کیډر غواړی، نو بیل کیډر ماته پرے اعتراض نشته چه بیل کیډر وی، بیل کیډر هسے مونږ به ورله هم خامخا بیل کیډر ورکوؤ ځکه چه دا خو پی ایم ایس سره به نشی دغه کیدے خو دوئ د خپل ګټے تاوان ته اوګوری، زما خیال دے چه بیل کیډر د نه جوړوی او پی ایم ایس کښے دوئ Absorbed شی، دوئ له زیاته ښه فائده ده خو بهرحال که تاسو Move کوئ نو ماته پرے اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: ستاسو دے باندے څه Objection نشته، په دے 2 باندے، عبدالاکبر خان! دیکښے به څه وی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ جو منسٹر صاحب نے اس حد تک، جس حد تک ان کی وہ بات ہے، اس کو مان لیا دوسرے کیڈر کی، لیکن اس کی جو امنڈمنٹ ہے، یہ تو بہت لمبی چوڑی امنڈمنٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ان کی Contention ہے کہ وہ Equivalent post پر اب وہ ٹرانسفر ہو سکتے ہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے Provided that employees regularized under this Act may be appointed by transfer on any equivalent post، مطلب ہے یہ کسی اور پوسٹ میں بھی ٹرانسفر ہو سکتے ہیں، تو یہ ان کو تو Open field دیا گیا ہے کہ بظاہر اگر وہ علاقہ قاضی ہے، کل گورنمنٹ ان کو کسی اور پوسٹ پر ٹرانسفر کرانا چاہتی ہو تو وہ تو ٹرانسفر کر سکتی ہے، Equivalent post جو اس کے برابر ہوگی، اسی پوسٹ کیلئے ٹرانسفر کرنا چاہتی ہے، اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب آپ کی Preamble clause ہے جو Main clause ہے، اس میں تو لکھا ہے، اسمیں تو یہ لکھا گیا ہے-----

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! یہ ذرا دیکھیں، آپ بھی ثاقب اللہ خان! آپ بھی دیکھیں ذرا کہ اسمیں ان کو کیا فائدہ ہوگا اور کیا نقصان ہے؟

جناب عبدالا کبر خان: This Act may be، ہاں This Act may be called، سر، یہ شارٹ ٹائٹل اگر آپ دیکھ لیں تو کلیئر کر دے گا، This Act may be called the Khyber Pakhtunkhwa Extra Assistant Commissioner-cum-Illaqa Qazi (Regularization of Services)Act, 2012، یعنی یہ تو Specific اسی کیلئے انہوں نے یہ شارٹ ٹائٹل میں جو لکھا گیا ہے کہ یہ ان کیلئے یہ بل ہے اور پھر نیچے Definition میں بھی انہوں نے جو Definition Clause ہے، "Contract appointment" means appointment of a duly qualified person made otherwise than in accordance with the prescribed method of recruitment. اور Employees میں انہوں نے بالکل کلیئر کیا ہے، "Employees" means the Extra-Assistant Commissioner Cum-Illaqa Qazis appointed by Government on contract basis by Notification No. SOS-II (S&GAD) 2(9)95-II, dated 23rd July, 1995 and serving as such under Government on commencement of this Act;، میں تو سمجھتا ہوں کہ آپ کی جو یہ Contention ہے کہ ان کا کیڈر کیا ہے تو وہ تو بالکل ایمپلائز کی Definition clause میں تو وہ ہو گیا ہے۔ اب آپ کی جو دوسری بات تھی، وہ انتہائی اہم تھی کہ سولہ سال ان بیچاروں نے جو گزارے ہیں، میرے خیال میں اس پر نہیں، ورنہ ان کی ٹرانسفر بھی ہو سکتی ہے Equivalent post پر ان کی ٹرانسفر، Sir، Inter se-seniority، جناب سپیکر، Inter se-seniority میں وہ بھی کلیئر کر دیا گیا ہے۔ میری درخواست ہوگی کہ اس کو پاس کرائیں، پھر دوسری امنڈمنٹ لے آئینگے اور اس میں سارے جو مسئلے ہونگے، وہ حل کر لینگے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر! زه Endorse کومه چه کوم مشر خبره اوکړه عبدالاکبر خان صاحب۔ دا سر، انور صاحب خپله هم دا خبره ورکښے اوکړه جی چه دا اوولس کاله د دوئ ضائع کیږی، دا چه اوولس کالو باندے دوئ Experience غواړی کنه، دا سر Specialty basis باندے غواړی چه زمونږ پرے اوولس کاله

تجربه شوے ده او د دے اوولس کالو د تجربے د وجه نه زمونږ سنیارټی د هغه Basis شی نو سر چه کله د وئ Equivalent post باندے ټرانسفر غواړی نو هغه Specialty خو ختمه شوه جی، هغه چه کومه Specialty باندے دوئ اوس وائی چه زمونږ ستره سال سینیارټی پکاره ده، هغه به ختمه شی۔ نو سر زه هم آنریبل ممبر صاحب ته ریکویسټ کومه جی، که دا Reconsider شی چه څنګه مشر خبره اوکړه، دیکښے خو هغه Specialty ختمیږی چه کوم Basis باندے دوئ جی سینیارټی غواړی۔

وزیرقانون: دیکښے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، جسطرح دوسرے کو آپ Agree کررہے ہیں نا، اس کی دوسری امنڈمنٹ۔۔۔۔۔

وزیر قانون: جی جی، میری اس میں صرف یہ Contention ایک ہے کہ سب کیلئے Equal opportunity ہے اور Equal opportunity جو ہے، وہ پبلک سروس کمیشن کا Exam ہے یا سی ایس ایس ہے یا پی سی ایس ہے تو یہ لوگ، یہ طبقہ جو ہے، پی ایم ایس یا جو سیکرٹریٹ گروپ ہو گیا یا ایگزیکٹیو گروپ ہو گیا، یہ سارے جی ایک طریقہ کار سے آتے ہیں، ایک Competitive exam سے آتے ہیں، ابھی ان کو کیوں نہیں وہ کیا جارہا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ Backdate سے Otherwise تو پھر یہ تو Later Entry یا Backdoor entry، اس قسم کی یہ چیزیں ہیں، توان لوگوں کو اس طرح لانا اور پھر انہی کے ساتھ اکٹھا کرنا، ایک اس پرلے جانا میرے خیال میں وہ نامناسب ہے۔ تو اس لئے میری درخواست ہو گی کہ یہ امنڈمنٹ دوسری بھی لے لیں، مجھے تو فائدہ نظر نہیں آتا، باقی آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! عبدالاکبرخان صاحب او منسټر صاحب هم وائی نو دا امنډمنټ هم زه واپس اخلم۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ بڑے طریقے سے ڈرافٹ کی گئی ہے جس کو آپ اس کے ساتھ وہ مان رہے ہیں نا، ان کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ یہ آپ۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: مهربانی جی۔ کوم جی دا ؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے تھوڑا سا Read کیا، جس نے ڈرافٹ کیا ہے، پہلی تو وہ نہیں مانتے لیکن دوسری میں جو ڈرافٹنگ ہوئی ہے، وہ آپ کا مقصد اس میں پورا ہو رہا ہے۔

جناب انور خان ایڈوکیٹ: دیکښے جی صرف دا خبره ده، زه چه کوم امنډمنټ غواړم په دیکښے جی، په سیکنډ امنډمنټ کښے دوئ منی جی، د هغوی خالی دا Extra Assistant Commissioner دا یو ټکے پکښے علاوه دے، دغه راته که اومنی جی نو-----

جناب سپیکر: کوم یو؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: هغه لاء منسټر صاحب ئے هم منی، که دا اومنی نو مهربانی به مو وی جی۔

وزیر قانون: دوئ خو Already ایکسټرا اسسټنټ کمشنران دی کنه۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: نو که دا امنډمنټ پکښے شامل کړی نو-----

وزیر قانون: دا خو دی کنه، دا خو ایکټ وائی کنه، دا خو قانون وائی، دا ایکټ وائی کنه، دا خو دی ایکسټرا اسسټنټ کمشنران، دا خو دی،

They are Extra Assistant Commissioners.

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب، آپ کیا کہتے ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر، میں مشکور ہوں سر۔ سر، اصل میں بات یہ ہے کہ ممبر صاحب جو Replacement لائینگے تو Basically جیسے کہ یہاں پہ بات ہوئی ہے، یہ پی ایم ایس گروپ میں پھر شامل ہو جائینگے اور پی ایم ایس گروپ میں اگر شامل ہو جاتے ہیں تو ابھی ان کی Specified posting ہے جو کہ ایک مخصوص علاقے کیلئے ہے، پھر یہ Throughout the province میرے خیال میں اپنی سینیارٹی میں بھی آسکیں گے اور دوسرا ان سے یہ ہوگا کہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہ ان کی سنیارٹی کا بھی تعین کرے گا اور پی ایم ایس گروپ کی وجہ سے ایگزیکٹیو یا سیکرٹریٹ گروپ میں بھی ان کی پوسٹنگ کر سکے گا جو کہ گورنمنٹ کیلئے At time مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ Overall اگر آپ دیکھیں تو اسسٹنٹ کمشنر کی پوسٹیں نہیں ہیں، یہ ایک Specified purpose کیلئے ہیں، ڈی آئی خان میں بھی ایک پوسٹ Exist کرتی ہے، ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رود کوہی کے حوالے سے، تو میری سر یہ گزارش ہوگی کہ اس کو پہلے دیکھ لیں کیونکہ یہ نہ ہو کہ یہاں سے عجلت میں

آپ اس کو نکال لیں جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا کہ جو بیسک لاء ہے، وہ تو ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے حوالے سے لیکن اگر آپ اس کو پی ایم ایس میں لے آتے ہیں، پھر یہ نہ ہو کہ بعد میں آپ کیلئے اس میں مشکلات ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی جو ہے نا، یہ Fourth میں پھر Cover ہو رہی ہے، یہ جو آپ کے ساتھ وہ مان رہے ہیں نا، آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جی سر۔

جناب عبدالاکبر خان: Inter se seniority تو Prepare کر دی گئی ہے اور یہاں تک کر دی گئی ہے کہ اگر آپ اس کی Promotion دیکھیں The inter se seniority of the employees whose services are regularized under this Act within the same service or cadre shall be determined from the date of their continuation on the said post، یعنی جس دن سے یہ بھرتی ہوئے ہیں، اسی دن سے ان کی سینیارٹی Cover کر دی پھر Provided that if the date continuous, the case of two over more مطلب ہے اگر دو آدمی ایک ہی دن میں بھرتی ہو چکے ہیں تو دونوں آدمیوں میں جس کی Age زیادہ ہے وہ سینیئر تصور ہوگا، جس کی Age کم ہے وہ جونیئر ہوگا۔ Inter se seniority تو میرے خیال میں اس پر تو کوئی بات ہی نہیں ہے، ہاں اگر آپ اس کو Overall seniority میں ڈال لیتے ہیں تو جس طرح اسرار نے کہا پھر تو سب میں یہ چلے جائیں۔ تو میری تو درخواست ہوگی جی کہ ہاں اگر اس کو پھر بعد میں ہم امنڈمنٹ لاکے، اس میں پھر بات کر کے گورنمنٹ سے اور امنڈمنٹ لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): زما په خیال دا ایمپلائز دا ګنړی چه دا سیکنډ امنډمنټ چه کوم دے، دا د هغوی په Benefit کښے دے، نو بس ټهیک ده دوئ Move کړے دے او مونږ هم ورسره منو، مونږ ته پرے اعتراض نشته جی۔

جناب سپیکر: نه، دے Fourth کښے Repetition نه دے؟

وزیر قانون: نه نه، نه جی، دا بل شے Inter se seniority د دوئ په مینځ کښے چه کومه سینیارټی ده او بیل کیډر چه کوم دے، دوئ د پاره بیل کیډر به پکار

ځکه وی چه دا یو نوے Clause create شو، نو دغه لحاظ سره دا دویم امنډمنټ د ده ټهیک دے او دغه مونږ سپورټ کوؤ جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، زه دا امنډمنټ واپس اخلم جی۔ دا جی، دا لکه دوئ چه که فرض کړه ټول منی خو ټهیک ده خو که دا نه منی کنه، نو بیا خو به جی د اولنئ دغه نه کیږی، بیا خو دا کیډر کیدے نه شی، په دیکښے جی په آخری کښے The employees regularized under this Act shall maintain their own cadre کنه جی، نو چه هغلته ایکسټرا اسسټنټ کمشنر او دوئ خپل دغه کښے نه دغه کیږی، بیا خو جی دا ده چه په خپل مینځ کښے Contrary دے، نو د دے وجه نه زه دا امنډمنټ هم واپس اخلم، بیا به مونږ کښینو جی، اجتماعی طور به بل یو امنډمنټ تیار کړو، څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل چه په دیکښے خو به جی بیا ډیره دا Ambiguity راشی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں، میں تو ابھی-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: Withdraw کومه جی، دا-----

جناب سپیکر: میں Put کرونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: Withdraw کر رہا ہے جی، وہ Withdraw کر رہا ہے جی۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹھیک ہے، وہ کر رہا ہے، Withdraw بھی کر رہا ہے لیکن دونوں کلیئر نہیں ہیں، نہ وہ کلیئر ہے اور نہ آنریبل منسٹر-----

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: نه نه جی-----

جناب سپیکر: نہ ابھی کر لیں گے، پھر آپ بیٹھ جائیں گے Revisit آپس میں کر لیں، ابھی اس کو چلا لیتے ہیں۔ The amendments withdrawn, original Clause 3 stand part of the bill بعد میں پھر عبدالاکبر خان! ان کے ساتھ آپ تھوڑا بیٹھ جائیں گے، اگر کوئی مسئلہ ہو تو افہام و تفہیم کے ساتھ حل کریں۔ Clause 4 and 5 of the Bill; since no amendment has been moved by any honorable Member in Clause 4 and 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 4 and 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 4 and 5 stand part of the Bill; Preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت مستقلی ملازمت افسر مال / علاقہ قاضی، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Extra-Assistant Commissioners-cum-Illaqa Qazis (Regularization of Services) Bill, 2012 may be passed; Honorable Law Minister Sahib, please.

Minister for Law: I request this august House that the Khyber Pakhtunkhwa Extra-Assistant Commissioners-cum-Illaqa Qazis (Regularization of Services) Bill, 2012 may kindly be passed; thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Extra-Assistant Commissioners-cum-Illaqa Qazis (Regularization of Services) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Parvez Ahmad Khan, Chairman Standing Committee No. 7 on Communication & Works Department, to please move for extension in period for presentation of the report of the Committee in the House under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Ji honorable Chairman Sahib.

Mr. Parvez Ahmad Khan: Thank you, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 7 on Communication & Works Department pertaining to Question Nos. 886, 653, 662 and 666 may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honorable Chairman Standing Committee No. 7 on C & W to present the report of the

Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now Mr. Parvez Ahmad Khan, Chairman Standing Committee No. 7 on C &W, to please present before the House the report of the Committee; honorable Parvez Ahmad Khan.

Mr. Parvez Ahmad Khan: I beg to present the report of Standing Committee No. 7 on Communication & Works Department in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ قیام سے متعلق رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Ms. Noor Sahar Bibi, Chairperson Standing Committee No. 25 on Establishment, to please move that the report of the Committee already presented in the House on 9th January, 2012 may be adopted.

Ms: Noor Sahar: Thank you Speaker Sahib, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 25 on Establishment Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of the Standing Committee No. 25 on Establishment may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

جناب سپیکر: باقی ہاؤس Approve نہیں کر رہا ہے شاید؟ Those who are against it may say ‘No’.

Voices: No.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The report is adopted.

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بس Adopt شو کنہ جی۔

محترمہ نور سحر: سر! زہ یو منٹ غواړم۔

جناب سپیکر: دا د ما بنام د مونځ ټائم دے جی، اوس بس ختمہ شوہ خبرہ۔

محترمہ نور سحر: اس رپورٹ پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نوره هم ایجنډا ده کنه جی، دا به هم پوره کوؤ کنه؟

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Parvez Ahmad Khan, Chairman Standing Committee No. 7 on C & W, to please move that report of the Committee already presented in the House on 22nd February, 2012 may be adopted; Parvez Ahmad Khan, please.

Mr. Parvez Ahmad Khan: I beg to move that report of Standing Committee No. 7 on Communication & Works Department may be adopted as presented in the House on 22nd February, 2012.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of Standing Committee No. 7 on C & W Department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. General discussion on the report of Biannual Monitoring on the implementation of NFC Award for the period from July to December, 2010 under rule 200 of the Rules of Procedure, 1988. Any Member may start the discussion, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر۔

جناب سپیکر: جی آنریبل اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی تھینک یو۔ سر! میں سمجھتا ہوں کہ این ایف سی ایوارڈ کے متعلق جو اچھے پہلو ہیں، وہ تو بعض اوقات یہاں پہ ہاؤس میں بجٹ کے سلسلے میں بھی اس پر کافی ذکر ہوتا رہتا ہے اور چونکہ یہ 6 جنوری کو Distribute ہوا تھا تو میرے خیال میں ہاؤس میں کسی کے پاس اس وقت وہ کاپی بھی نہیں ہو گی، Relevant portion سے بات بھی نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ ایجنڈا آئٹم ہے اور ایک میری گزارش ہے کہ میں ایک قرارداد لانا چاہتا ہوں وو ٹرلسٹوں کے بارے میں، میری یہ گزارش ہو گی اگر آپ اس کو Allow کر دیں۔

جناب سپیکر: ابھی اگر اس پر کوئی بحث نہیں کرنا چاہتے تو اس کو میں بس، جی ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، څنګه اسرار خان وائی چه پینډنګ ئے او ساتئ یا بل ټائم ورکوئ، خو که نه ورکوئ سر، نو بیا زما یو دوه خبرے ورکښے شته دے جی، هغه به ورسره۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: آپ نے ٹھیک ٹھاک بحث کی ہے اس پر پہلے سے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر۔

جناب سپیکر: اچھا، اور بھی کرنی ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ میری سر گزارش یہ ہے کہ یہ Basically ایک Consensus document ہے، اگر یا تو ہم Prepare ہو کر آئیں، منسٹر صاحب بھی Prepare ہوں، اگر اس وقت بات ہو جائے تو Facts and figure سے ہو گی۔ اگر ہم ابھی ایک بات کریں اور چیز کو Disputed بنادیں تو میں سمجھتا ہوں یہ کوئی صوبے کی خدمت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، حکومت سے سن تو لیں نا جی۔ جی آنریبل منسٹر فنانس، ہمایون خان صاحب۔

جناب محمد ہمایون خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر، دیکښے خو د 18th amendment د لاندے دا Constitutional provision دے چه فیډرل فنانس منسټر، پراونشل فنانس منسټر صرف هغه Implementation report به هاؤس کښے دغه کوی جی، د دے آرټیکل د لاندے جی، نور بحث خو زما خیال دے که ښوک ملګری کول غواړی او زمونږ صوبائی چه کومه حصه جوړیږی، د فیډرل ګورنمنټ سره جوړیږی، هغوی ته Properly ملاویږی، نو دے باندے خو د بحث کولو څه شته نه کنه، نو دیکښے خو دے ځائے کښے خو څه نشته۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔ آنریبل بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، میں اس میں جی، ایک منٹ جی، یہ بولنا چاہتا ہوں۔ میری ریکویسٹ ہو گی اپوزیشن سے، آپ سے بھی کہ اگر اس کو پینڈنگ کر دیا جائے تو وہ یہ ہو گا کہ ہم لوگ تیار ہو کر آئیں گے، یہ بھی تیار ہو کر آئیں گے۔ بات کریں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر سچی بات ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں ابھی تک کچھ پتہ نہیں تھا کہ یہ آج کے ایجنڈے پر آرہا ہے۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is kept pending.
Senior Minister for Local Government: Yes pending, thank you.

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: ما له لږه موقع را کړه، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، اودریږه بس دا یو دوه دغه دی جی، دا ختم کړو نو بس بیا ستاسو وخت دے چه څه وایئ۔

Israrullah Khan Gandapur, to please start discussion on your-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، ڈسکشن سے پہلے اگر مجھے یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیدیں، میرے خیال میں یہ پورے صوبے کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات، وہ ہیلتھ منسٹر صاحب ہیں ادھر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، سینئر منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، وہ بھی-----

جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ ڈاکٹر صاحبہ پھر کچھ بولنا چاہ رہی ہیں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک سر۔ سر! میری گزارش ہوگی ہاؤس سے، کہ 240 کے تحت 124 suspend کر کے ووٹر لسٹوں میں جو ابہام پایا جاتا ہے، اس کے حوالے سے میں قرارداد لانا چاہتا ہوں، تاکہ اس کو منظور کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: قرارداد کی کاپی تو پہلے مجھے بھیج دیں۔ آپ اتنے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ پروسیجر کو Follow نہیں کر رہے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، سیکرٹری صاحب کو فراہم کر دی ہے۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟ ابھی دی ہے، فوٹوسٹیٹ کو گئی ہے، فوٹوسٹیٹ سے آئے گی تو، آپ نماز پڑھ لیں، پھر آ جائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اگر آپ اس میں کوئی ایسی Disputed پہلے سر، اگر رول Suspend کر کے مجھے اجازت دیدیں-----

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member is allowed to present his resolution.

قرارداد

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر! یہ ریزولیوشن ہے جس پہ-----

جناب سپیکر: پلیز، ایک منٹ صبر کریں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جس پہ بشیر احمد بلور صاحب، عبدالاکبر خان صاحب اور میرے دستخط موجود ہیں۔ مفتی کفایت اللہ صاحب بھی انشاء اللہ اس سے Agree کریں گے۔ یہ سر، میں Present کرتا ہوں۔

یہ صوبائی اسمبلی چیف الیکشن کمشنر صاحب کے نوٹس میں یہ امر لانا چاہتی ہے کہ حال ہی میں اشاعت کیلئے مہیا کی گئی کمپیوٹرائزڈ فہرستیں نہ صرف کئی حوالوں سے قابل تشویش ہیں بلکہ کئی حلقوں میں ووٹران کے نام متعلقہ حلقوں کے بجائے ملک کے دیگر صوبوں اور علاقوں میں درج ہیں اور عوام میں اس سے کافی بے چینی پائی جاتی ہے۔ چونکہ تمام صوبائی اور مرکزی ممبران اسمبلی سینٹ انتخابات اور پارلیمانی سال کے دن پورا کرنے کیلئے اپنے اپنے حلقہ نیابت سے عرصہ سے دور ہیں، لہذا اس بات کا قوی احتمال ہے کہ اگر یہ نقائص کی حامل لسٹیں عام انتخابات کیلئے عجلت میں شائع کی گئیں تو نہ ملکی اور غیر ملکی سطح پر شفاف انتخابات پر اثر پڑے گا بلکہ عوام اپنے حق رائے دہی سے بھی محروم رہیں گے۔ مندرجہ بالا حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت اور چیف الیکشن کمشنر سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ تصحیح کیلئے فراہم کردہ وقت میں کم از کم ایک ماہ کا اضافہ کیا جائے اور الیکشن کمیشن خود اس اصلاح کی نگرانی کرے۔

جناب سپیکر: یہ تو اچھی قرارداد ہے، بری تو نہیں ہے لیکن آپ پہلے سے Distribute کر لیتے تو اچھی بات ہوتی جی، ٹھیک ہے جی۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، زما یو ډیره اهم مسئله ده جی او هغه ما کال اټینشن په تهرو تاسو ته راوسته، نو یو رولنگ به مے پکار وی سر۔ هغے کښے جی دا ډیپارټمنټس چه Involve وو، هغه ټیسکو وو او پولیټیکل ایجنټ وو جی۔ د هغے د وجه نه هغه Degrade شو خو چه کوم کسان ایمپلائز Suffer شوی وو، هغه زمونږ د صوبے دی او زمونږ د دے پیښور او ستا سو د علاقے دی سر۔ سر، دا داسے چل شوے وو چه2011-01-08 باندے زمونږ د صوبے درے څلور ملګری وو چه شهریان "بناریان" وو، هغوی په ټیسکو کښے جاب کولو جی او په باره کښے هغوی ئے Kidnap کړل جی، چه Kidnap شو سر، هلته دوئ درے میاشتے Militants سره قید وو جی۔ بیا هغه وخت کښے Negotiation کیدو جی، Negotiation کښے دا دغه شو چه تاسو هر یو ایمپلائی په سطح باندے لس لکهه او شل زره روپئ هغوی ته Payment اوکړئ او هغه بیا به تاسوته هغوی نه Reimburse شی جی او د دوئ رهائی به اوشی۔ دے خلقو جی په کلو کښے چندے راغونډے کړے، قرضونه ئے واغستل، دا خو لائن مینان وو، واړوه، غریب خلق وو، مالداره خلق خو نه وو، هغه ئے راغونډے کړے جی، دوئ هغه فی کس دس لاکھ او بیس هزار روپئ Militant له ورکړلے او هغوی رهائی واغسته۔ پولیټیکل ایجنټ او ټیسکو والا دوئ له درے لکهه روپئ واپس ورکړے جی او باقی سات لاکھ او بیس هزار روپئ تر نن ورځے پورے ئے نه دی ورکړی جی، نو وړومبے خو سر، دا د حکومت په کار کښے تلے دی، غریبان خلق دے، لائن مینان وو، سپروائزر وو، دغه کښے مالداره خلق ورکښے نه وو۔ پکار دا دے چه دا دے حکومت دوئ ته حفاظت پوره ورکړے وے، حفاظت ئے ورنکړو جی۔ دوئ خپلے ډیوټئ د پاره په خرابو علاقو کښے وو که ښه علاقو کښے وو، دوئ د خپل افسران بالا حکم منلے دے او خپل کارونه ئے کړی دی۔ چه بیا Militants اونیول نو پکار دا دے چه دوئ ئے خلاص کړی وے سر، زمونږ هلته فورسز شته دے، پولیټیکل ایجنټ خپله یو اتهارټی ده، دا هم دلته د حکومت او خاصکر د فیډرل حکومت، د پولیټیکل اتهارټی ناکامی ده چه هغوی دا خلاص نه کړل۔ بیا ئے دوئ ته اووئیل چه تاسو پیسے ورکړئ او مونږ به تاسو ته

Reimbursement اوکړو، نو سر، زه ترینه دا تپوس کوم او تاسو نه هم تپوس کومه چه لس لکهه او شل زره روپئ به دے غریبانو سره چرته وے ؟ اوس تاسو ورته اووئیل چه تاسو پیسے ورکړئ، مونږ به تاسو Imbursement اوکړو۔ درے لکهه روپئ ئے ورکړے دی، سات لاکهه بیس هزار روپئ به هغوی چرته نه راوړی ؟ نو سر، زما یو ریکویسټ دا دے چه په دیکښے زمونږ دا صوبه، دا ټهیک ده جی، فیډرل گورنمنټ دے، پولیټیکلی ټرائبل ایریا ده، ټیسکو ده خو دا خو زمونږ د پیښور، د چارسدے، د دے ځائے ښهری دی جی، نو زمونږ سر ریکویسټ دا دے چه دغه کسانو ته دوئ خپله وئیلی وو چه تاسو پیسے ورکړئ، مونږه به ئے رهائی اوکړو او پیسے چه کوم طریقے سره ورکړے شوے دی نو پتے هم نه دی، دا نه ده چه هغوی چار لاکهه روپئ ورکړے دی او وائی دس لاکهه، دا هم نه ده جی۔ هغه چه کوم طریقے سره ورکړے شوے دی، زما ریکویسټ به دا وی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: گورنمنٹ کی طرف سے کون، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، زه به ریکویسټ اوکړم دغه منسټر صاحب ته چه۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: خبره د اووه لکهه روپو ده کنه۔ جی، لاء منسټر صاحب پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون)</u>: چه څنګه حکم کوئ، هغه شان به ورسره کوؤ جی، انشاء الله۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ ټهیک شوه۔

جناب گورنر خیبر پختونخوا کا فرستادہ فرمان بابت برخاستگی اجلاس

<u>Mr. Speaker</u>: "In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Syed Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall, on completion of its business fixed for the day, stand prorogued on Tuesday, the 6th March 2012 till such date as may hereafter be fixed".

اس فرمان کی رو سے میں اجلاس کو غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں، تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)